Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ... عَسٰۤی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | یکم رجب ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۷ ہجرت ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۷ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۱۱

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۱۵ ہجرت/مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تاحال ناساز ہے۔ گردوں کی تکلیف اور ضعف ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے مولا کریم شافی مطلق کے آستانے پر سجدہ ریز رہیں۔ اور اپنی نیم شبی دعاؤں کو حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کی دعاؤں کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد صحت یابی دے۔ اور آپ کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

-- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج بلڈ پریشر میں اضافے اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

-- میری ہمشیرہ محترمہ نے بہاول نگر سے اطلاع دی ہے کہ ان کی دو بچیاں آنسہ اور قدسیہ بیمار ہیں۔ آنسہ پاؤں پر گرم دودھ گرنے کی وجہ سے جھلس گئی ہے اور قدسیہ کی ہنسلی کی ہڈی گرنے سے ٹوٹ گئی ہے۔ اس طرح دونوں بہنیں شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان بچوں پر رحم فرمائے۔ اور جلد صحت یاب کرے آمین۔

شیخ محمد نعیم شاہد
مربی سلسلہ نواب شاہ سندھ

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے
نہایت ضروری اعلان

عباس احمد خان، امۃ الباری بیگم اور ان کی اولاد کی طرف سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعض بزرگ ہستیوں کے نام پر تین ٹرسٹ قائم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے اور انہوں نے "اقرار نامہ ٹرسٹ اور اغراض و مقاصد" کے زیر عنوان ایک پمفلٹ بھی شائع کرایا ہے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا پمفلٹ اس کے مندرجات اور مذکورہ ہر سہ ٹرسٹس کا جماعت احمدیہ مبایعین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ احباب محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ ۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہیئے

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ (المائدہ ۳)

ترجمہ:- اور تم نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں باہم (ایک دوسرے کی) مدد کرو۔ اور گناہ اور زیادتی (کی باتوں) میں (ایک دوسرے کی) مدد نہ کیا کرو۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا ۔ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ ؟ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ (بخاری)

ترجمہ:- (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میں اپنے مظلوم بھائی کی مدد کا مطلب تو سمجھتا ہوں۔ لیکن ظالم بھائی کی کس طرح مدد کروں۔ آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو۔ اور اس سے اس کو منع کرو۔ یہی اس کی مدد ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں ہمدردی خلق کا ایک جوش ہے قومی حمایت کا ایک جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کر دیتے ہیں گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے۔ سو اس حالت کو خلق نہیں کہہ سکتے یہ فقط ایک طبعی جوش ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالت طبعی کوؤں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کوّے کے مرنے پر ہزارہا کوّے جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہوگی جبکہ یہ ہمدردی انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقع پر ہو۔ اس وقت یہ ایک عظیم الشان خلق ہوگا جس کا نام عربی میں مواسات اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ ...... یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہیئے۔ اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں ان کی اعانت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔"

(تقریر جلسہ مذاہب صفحہ ۵۵ بحوالہ تفسیر سورہ المائدہ صفحہ ۲)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
۲ رجب ۱۴۰۰ھ
۱۷ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

اشاعت وغلبۂ حق کی مہم میں کامیابی کے ضامن اوصاف

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو اشاعتِ حق کے لئے چنتا ہے ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ پہلے خود پوری توجہ اور انہماک سے علم و معرفت میں کمال حاصل کریں۔ پھر وہ اس حاصل کردہ علم و معرفت کو دوسروں تک پہنچانے کا پختہ عہد کریں اور اپنے اس عہد کو نبھانے اور پورا کرنے کے لئے دنیا میں پھیل جائیں اور دور دراز علاقوں میں پہنچ کر خوب جذبہ و جوش کے ساتھ بڑھ چڑھ کر اشاعتِ حق کا فریضہ ادا کریں اور ہر ممکن تدبیر بروئے کار لا کر پوری منصوبہ بندی سے حق کو غالب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ حق و صداقت کے علمبرداروں کے ان اوصاف کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ النّٰزعٰت کی ابتدائی آیات میں ذکر کیا ہے اور انہیں شہادت کے طور پر پیش کر کے اس امر کا اعلان فرمایا ہے کہ حق بہر حال دُنیا میں غالب آ کر رہے گا اور آئے گا بھی اُن منتخب لوگوں کے ذریعہ جو مذکورہ بالا اوصاف سے پوری طرح متصف ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے ان منتخب لوگوں اور ان کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ

(النّٰزعٰت آیات ۲ تا ۶)

یعنی: میں ان ہستیوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو پوری توجہ اور انہماک سے علوم دینیہ کو کھینچتی ہیں اور ان ہستیوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو خوب اچھی طرح سے گرہ باندھتی ہیں (یعنی جو ان علوم دینیہ کو دوسروں تک پہنچانے کا پختہ عہد کرتی ہیں) اور اُن ہستیوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو (اپنے اس عہد کو نبھانے کے لئے) دور دور نکل جاتی ہیں اور اپنے مدمقابل پر سبقت لے جاتی ہیں۔ اور پھر (اشاعت حق کی) تدبیروں میں لگی رہتی ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی صفات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے اُن مومنوں کے اوصاف اور کارناموں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے علوم دینیہ حاصل کرنے میں دن اور رات کو ایک کر دکھایا اور پھر جس صداقت کو انہوں نے قبول کیا تھا اُسے دوسروں تک پہنچانے میں اس درجہ تعہد سے کام لیا کہ اس راہ میں اپنا مال ہی نہیں بلکہ اپنی جانیں تک قربان کر دکھائیں۔ انہوں نے اپنے وطنوں کو خیرباد کہا اور دنیا کے دُور دراز علاقوں میں نکل گئے اور دلائل و براہین کی رُو سے ہر مدمقابل کو زیر کر کے اشاعتِ دین کا فریضہ اس شان سے ادا کیا کہ دین کو اُس وقت کی معلومہ دنیا میں غالب کر دکھایا۔

احمدی ہونے کی حیثیت میں اس آخری زمانہ میں دنیا بھر میں دین کو غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم دینی و دنیوی علوم کی تحصیل میں دن اور رات ایک کر دکھائیں اور علم و معرفت میں کمال حاصل کئے بغیر دم نہ لیں اور جس صداقت کو قبول کرنے کی خُدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا کی ہے اسے دوسروں تک پہنچانے کے عہد کو پورا کرنے میں اپنی استعداد کی آخری حد تک کوشش کریں اور کرتے چلے جائیں۔ شمال اور جنوب میں اور مشرق و مغرب میں ہر سمت دُور دُور تک نکل جائیں۔ اور ہر ممکن ذرائع اور تدابیر عمل میں لا کر اشاعتِ حق کی جدوجہد کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ دین کامل پوری دنیا پر غالب نہ آجائے۔ اپنی اس ذمہ داری کی ادائیگی میں معمولی سی غفلت اور سستی کا بھی سوال پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ہم نے اس فریضہ کی ادائیگی میں غفلت دکھائی تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی تو ہم مول لیں گے ہی صداقت کے متلاشی اور روحانیت کی پیاسی قومیں بھی ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ہماری اس ذمہ داری کی ادائیگی میں غفلت برتنے کے اس خطرناک نتیجہ سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"خدا تعالیٰ پھر اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے سامان کر رہا ہے اور اس نے اسلام کی خدمت احمدیوں کے سپرد کی ہے۔ یہ جو قرآن میں آتا ہے کہ جب بار امانت زمین و آسمان کے سپرد کیا گیا تو انہوں نے بڑی گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ وہی امانت اس وقت آپ لوگوں کے سپرد کی گئی ہے .... آپ لوگوں پر جو بوجھ ڈالا گیا ہے بظاہر حالات اس کو اٹھانا آپ کی طاقت سے بالا ہے۔ البتہ خدا کی مدد اور اس کی نصرت شاملِ حال ہو تو پھر اس بوجھ کو اٹھانا مشکل نہیں ہے۔ تاہم پھر اس بوجھ کے مقابلہ میں آپ لوگوں کی ظاہری بساط کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ خطرہ آپ لوگوں کے ساتھ بھی ہے کہ کہیں آپ لوگ تبلیغ اسلام کا بوجھ کچھ عرصہ اٹھانے کے بعد ہمت نہ ہار دیں اور اس کام کو چھوڑ بیٹھیں۔

آج تو آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے کہتے ہیں کہ آج دنیا کے مختلف ممالک میں ہم تبلیغ کر رہے ہیں اور مساجد تعمیر کرنے کی ہمیں توفیق مل رہی ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ آپ سست ہوگئے اور آپ نے کہنا شروع کر دیا کہ کیا ہم ہی یہ کام کرنے کے لئے رہ گئے ہیں تو یہ نہایت خطرناک بات ہوگی۔ مساجد نہ بنانا اور گرجوں کو بڑھنے دینا ایسی بڑی آفت ہے کہ جسے آپ لوگ برداشت نہیں کر سکتے۔ ساری دنیا کے لوگ آپ پر ملامت کریں گے۔ مشرق و مغرب کے وہ لوگ جو آج یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں پر اپنی رحمت نازل کرے کہ انہوں نے ہمیں مساجد بنا کر دیں اور ہمیں اسلام کے نور سے منور کیا پھر وہ کہیں گے۔ خدا احمدیوں کو غارت کرے کہ انہوں نے ہمیں روشنی تو دکھائی لیکن ایک دفعہ روشنی دکھانے کے بعد پھر اندھیرا کر دیا۔ روشنی کے بعد اندھیرا اور بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وہ کہیں گے احمدیوں نے ہمیں اور زیادہ مصیبت میں ڈال دیا ہے۔

پس آپ لوگوں کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ کسی وقت بھی ہمت نہ ہاریں بلکہ اپنے منصب کو سمجھیں کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں آپ لوگوں کو اس کام کے لئے چنا ہے اور آپ کو ہی یہ کام سرانجام دینا ہے۔ آپ لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ اور خواہ آپ کو کتنی بھی محنت کرنی پڑے اور کتنی بھی تکلیف اٹھانی پڑے آپ اس سے جی نہ چرائیں بلکہ اس میں راحت محسوس کریں اور یوں سمجھیں کہ خدمتِ اسلام کے لئے تکلیفیں اٹھانا اور مصیبتیں جھیلنا آپ کے لئے فخر کا موجب ہے۔ اگر یہ بات آپ لوگوں نے اپنے اندر پیدا کر لی تو آپ کو قیامت تک خدمتِ اسلام کی توفیق ملتی چلی جائے گی۔"

(الفضل ۱۵، و ۱۶، اکتوبر ۱۹۵۷ء)

خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے ہمیں اپنی اس عظیم ذمہ داری کو کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔ ہماری کامیابی کا راز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور انتھک قربانیوں میں مضمر ہے۔ یہی وہ امتیاز ہے جو بفضلِ اللہ تعالیٰ ہمیں حاصل ہے۔ اپنے اس امتیاز کو برقرار رکھنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے اور یہ امتیاز ہمیں اُن اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کرنے اور سدا متصف رکھنے کے نتیجہ میں من جانب اللہ عطا ہوا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ النّٰزعٰت کی ابتدائی آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنے چھوٹے بچے کا نام مظفر احمد سے تبدیل کر کے منصور احمد نومی رکھ لیا ہے۔ لہٰذا اب اس کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

(جماعت علی شاہ انسپکٹر بیت المال آمد دارالعلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع

مرتبہ۔ مکرم محمد شریف صاحب اشرف، لندن

(۲)

۲۰ اپریل ۱۹۸۰ء کا پہلا اجلاس ۱۰ بجے زیر صدارت مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ برطانیہ شروع ہوا۔ مکرم جناب ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد مکرم جناب چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی ناظم اعلیٰ انصار اللہ یوکے نے عہد نامہ دہرایا۔ نظم جناب چوہدری محمد یعقوب صاحب نے درثمین سے بڑی خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوحؑ سے مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کا یہ اقتباس سنایا:۔

"اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو......"

مکرم بنگوی صاحب کی تقریر کے دوران صدارت مکرم فضل کریم صاحب لون پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بلنگھم کے سپرد کر کے مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب خود مشن ہاؤس میں علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ Mr Mellor سے پہلے سے طے شدہ وقت کے مطابق ملاقات کی غرض سے کچھ دیر کے لئے اجلاس سے چلے گئے۔

مکرم بنگوی صاحب کے بعد مکرم جناب عبد الحفیظ صاحب برمنگھم نے "نظام خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سورۃ نور کی آیت استخلاف تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ جب دنیا میں فساد پھیل جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی اصلاح کے لئے کسی انسان کو مبعوث کرتا ہے اور جب وہ خدا کا مرسل گزر جاتا ہے تو اس کے سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نظام خلافت قائم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپؑ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت ثانیہ کی صورت میں سلسلۂ خلافت قائم کیا۔ جو کہ قیامت تک جاری رہے گا۔ نظام خلافت میں خدا تعالیٰ نے بڑی برکت رکھی ہے۔ اور اس سے وابستگی سے خدائی سلسلہ بڑے بڑے ابتلاؤں اور آزمائشوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے ذریعہ دین میں تمکنت اور شوکت پیدا ہوتی ہے۔

آپ نے یہ بھی ثابت کیا کہ خلیفہ بھی درحقیقت خدا ہی بناتا ہے بشرطیکہ مومن خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے وہ ان کے بعد خلافت کو قائم کرتا ہے جس کے ذریعہ خدائی مقاصد پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم جناب صوفی غلام محمد صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔

اس تقریر کے بعد مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہم ایک تبلیغی جماعت ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم لوگوں کو سچے راستے کی طرف دعوت دیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی تسلی کے لئے اور دوسروں کی تسلی کے لئے اپنے عقائد کا پورا پورا علم حاصل کریں ورنہ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مکرم باجوہ صاحب کی تقریر کے بعد اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی ناظم اعلیٰ انصار اللہ برطانیہ نے سنبھالی۔ آپ نے مکرم جناب مولوی صالح محمد صاحب مبلغ سلسلہ کو درثمین سے نظم پڑھنے کے لئے بلایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم:

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے

پڑھی۔

نظم کے بعد مکرم جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ سکاٹ لینڈ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جذبہ اطاعت و عشق پر انگریزی میں تقریر کی۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دل کو خدا تعالیٰ نے اپنی محبت سے لبریز کر دیا تھا اور آپ نے یہ محبت اپنے اصحاب کے دلوں میں منتقل کر دی تھی۔ حضورؑ کے دل میں بنی نوع انسان کی بڑی ہمدردی اور محبت تھی۔ اور آپ اپنے دوستوں اور مریدوں سے نہایت شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ دوستی کی قدر اس سے بڑھ کر دوستی کے ساتھ کرتے تھے آپ کے دل میں کسی کے ساتھ برائی کا خیال کبھی نہیں آیا۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں آپ کی صحبت اور محبت کا یہ اثر تھا کہ کوئی کسی خوبی میں اور کوئی کسی صفت میں رنگین تھا۔ آپ نے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ کا ذکر کیا کہ وہ بڑے اخلاق کے بلند تھے۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوریؓ بڑے خوش گفتار تھے۔ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ بڑے منکسر المزاج اور غریب طبع تھے۔ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر عشق الٰہی میں سرشار تھے۔ اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ میں بڑا انکسار اور بردباری پائی جاتی تھی۔ اسی طرح جناب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب میں بڑی روحانیت اور اخوت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ یہ سب حضرات اپنے علم و فضل کے لحاظ سے بہت بلند مقام رکھنے والے تھے ان میں جو صفات اور خوبیاں ہیں یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ روحانیت اور صحبت صالحین کے طفیل ہیں۔ محبت اور پیار اسلام کی ترقی کے لئے بڑا ضروری ہتھیار ہے۔ ہمیں اپنے دلوں کو پاک اور محبت اور خلوص سے پر کرنا چاہیئے چاہیئے کہ ہم دوسروں پر نکتہ چینی سے اجتناب کریں۔ ان سے محبت سے پیش آئیں تا کہ اسلام کو کامیابی اور ترقی نصیب ہو۔

مکرم برادرم آرچرڈ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی انیس الرحمان صاحب مبلغ سلسلہ نے "کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی اہمیت" پر پرجوش تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے۔ جیسا کہ ایک سپاہی کے لئے اسلحہ ضروری ہوتا ہے اسی طرح ہماری جماعت کو بھی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مناسب اسلحہ سے لیس ہونا ضروری ہے اور یہ اسلحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور تحریریں ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم حضورؑ کی کتب کو غور سے پڑھیں آپ کی کتب کے مطالعہ سے قرآن مجید کے معارف۔ اسلام کی خوبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور بلند شان کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کے کلام کے مطالعہ سے اسلام پر تمام بیرونی اور اندرونی اعتراضات حل ہو جاتے ہیں۔

مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب کی تقریر کے بعد انصار اللہ کے ممبران کا کتب حضرت مسیح موعودؑ میں سے کشتی نوح اور رسالہ الوصیت کا تحریری مقابلہ ہوا اس کے بعد اجلاس دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں کے لئے برخاست ہوگیا۔

نمازوں کے بعد تیسرا اجلاس ڈھائی بجے زیر صدارت مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ برطانیہ و امام مسجد لندن شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ نے کی۔ تلاوت کے بعد نظم مکرم جناب چوہدری عبد الکریم صاحب نے کلام محمود سے پڑھی

نظم کے بعد جناب محمد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کرائیڈن نے سانحہ "۱۹۷۴ء میں خلافت ثالثہ کی بابرکت راہنمائی" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

مکرم جناب محمد احمد صاحب کی تقریر کے بعد جناب عبد اللطیف خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سلو نے "احمدیت کا مستقبل" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی کلام کے حوالوں سے ثابت کیا کہ جو چیز نافع انسان ہو اللہ اسے قائم رکھتا ہے اور جو قومیں خدائی احکامات کو بھلا دیتی ہیں اور غافل ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی جگہ چست اور مستحق قوم کو کھڑا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ اپنی تیار کردہ جماعتوں کو امتحان اور آزمائش میں بھی ڈالتا ہے جو لوگ صبر اور استقامت دکھاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے جو وعدے کئے تھے وہ پورے کئے باوجود سخت آزمائشوں اور ابتلاؤں کے خدا نے آپ کی جماعت کو ترقی دی اور آپ کے فرقہ کو علم اور معرفت میں دوسروں پر فوقیت بخشی ہے۔

مکرم عبد اللطیف خان صاحب کی تقریر کے بعد مکرم جناب چوہدری محمد انور صاحب کاہلوں نے "اسلامی معاشرہ" کے موضوع پر نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم سے

"وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ
بَنِيْهِ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ"

تلاوت کرکے دینی معاشرہ کی اہمیت اور اس کی ترویج پر استدلال کرتے ہوئے زور دیا کہ ہمیں اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے اسلامی اقدار، ہدایات اور تعلیمات کو اپنانا چاہیئے اور ان تمام برائیوں سے بچنا چاہیئے جو اسلامی معاشرہ کے لئے نقصان دہ ہیں۔ آپ نے اس ضمن میں اطاعت امیر کی طرف بھی توجہ دلائی۔

اس تقریر کے بعد مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نے انعامات تقسیم کئے انصار میں سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں حصہ لینے والوں میں سے اول۔ دوم اور سوم کو انعام تقسیم کئے۔ حفظ قرآن کی اہمیت اور قرآنی الفاظ کے تحت اللفظ کی ادائیگی میں احتیاط اور صحت کو مدنظر رکھنے کی ضرورت کو واضح کیا۔ اس مقابلہ میں حصہ لینے والوں کو بھی اول دوم اور سوم کو انعام دیئے۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے دینی مقابلوں میں حصہ لینے والے بچے اور بچیوں کو انعامات تقسیم کئے اور آخر میں تمام بچوں میں مٹھائی تقسیم کی۔

تقسیم انعامات سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے الوداعی خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کے وقت محمود ہال کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے آپ نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ حضور کے کلام میں جو زبردست تاثیر ہے اس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ حال ہی میں حضور کی کتب کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر ایک انگریز خاتون نے اسلام قبول کیا جس کا نام مریم رکھا گیا ہے۔ خود بھی مطالعہ کریں اور جن کتب کے تراجم چھپ رہے ہیں ان کو تقسیم کیا جائے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ ہمیں تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تبلیغ کریں تو اس کے ساتھ تربیت کی طرف بھی خود بخود توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ہم اس ملک میں رہتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم انگریزوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کریں۔ ان کو کتب دیں تاکہ ان کو اسلام کا پتہ لگے۔ اس وقت لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف ہے

ان امور کی طرف توجہ دلانے کے بعد آپ نے آخر میں اپنے مقررہ موضوع "سیدنا حضرت عثمانؓ اور آپ کے زمانہ کی ریشہ دوانیاں" کے بارہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت بزرگ۔ بہت بہادر اور شجاع۔ استقامت اور فدائیت اور سخاوت کے پیکر تھے۔ جب اسلام قبول کیا تو آپ کے چچا حکم نے آپ کو باندھ کر مارا پیٹا مگر آپ نے اسلام کو ترک کرنا گوارا نہ کیا۔ ہر طرح کا دکھ اٹھانا پسند کیا مگر قدم استقلال میں جنبش نہیں آئی۔ بالآخر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اور پھر دوسری بار مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مکہ کے لوگ خون کے پیاسے اور دشمن اسلام تھے۔ جب حضورؐ نے حدیبیہ میں آپ کو مکہ میں سفیر بنا کر بھجوانے کا ذکر کیا تو خونخوار دشمنوں میں جاکر بات کرنے کے لئے فوراً تیار ہو گئے۔

مدینہ میں مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی ایک یہودی جو پانی فروخت کرتا تھا اور مسلمانوں کو تنگ کرتا تھا اس سے کنواں خرید کر مسلمانوں اور دوسروں کے لئے وقف کر دیا کہ میٹھا پانی سب بغیر دام خرچ کئے پئیں۔ مسجد نبوی تنگ ہو گئی تو اپنی گرہ سے اس کی توسیع کے لئے ملحقہ زمین کی خرید کا سارا خرچ خود برداشت کیا۔ تبوک کی جنگ میں ہزاروں دینار خرچ کرکے اسلامی فوج کو لیس کیا۔ ایک موقعہ پر قحط پڑ گیا غلہ خرید کر مفت حاجت مندوں میں تقسیم کیا۔

فدائیت اور اصولوں کی حفاظت کا یہ عالم کہ خلافت سے دستبردار کرنے کے لئے منافقین اور مفسدین نے فتنہ برپا کیا۔ اور خون ریزی پر اتر آئے تو جان دینا قبول کیا مگر وہ کرتہ جو خدا نے آپ کو پہنایا تھا اسے نہیں اتارا۔

جب فتنہ پرداز مدینہ پر چڑھائی کرکے آ گئے اور آپ سے خلافت سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کیا تو آپ نے ان کو سمجھایا اور آپ نے فرمایا کہ

"خدا کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو یاد رکھو کہ اس کے بعد تم ایک امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ سکو گے اور نہ کبھی مل کر تم اپنے دشمنوں کا مقابلہ کر سکو گے۔"

چنانچہ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ آپ کے یہ الفاظ حرف بحرف پورے ہو چکے ہیں یہ الفاظ ہمارے لئے سبق بھی رکھتے ہیں۔ خلافت سے وابستگی اور خلافت کی غیرت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا اور عہد کے بعد تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے بعد اس جلسہ کو برخاست کیا۔ تمام کام کرنے والوں اور منتظمین کے لئے دعا کی جنہوں نے ہر طرح اس اجتماع کو کامیاب بنانے کی سعی کی۔

اس اجتماع کے موقعہ پر کھانے اور ناشتے کا انتظام محترم جناب ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کی زیر نگرانی نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے طے ہوا۔ کھانا کھانے اور اس کی تقسیم کے انتظام میں مستورات نے دن رات نہایت محنت اور تندہی سے کام کرکے مہمانوں اور حاضرین کے لئے بہت سہولت اور آرام پیدا کر دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میرے محترم بھائی ــــ ملک عبدالحمید صاحب عارف

میرے بھائی محترم ملک عبدالحمید صاحب عارف (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ دارالذکر لاہور) ۱۸ اپریل کو ۳ بجے سہ پہر ۷۷ سال کی عمر میں ملتان میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نعش ملتان سے لاہور لائی گئی اگلے دن مسجد دارالذکر لاہور میں نماز جنازہ ادا ہوئی اور لاہور ہی میں تدفین ہوئی۔

برادرم عبدالحمید صاحب عارف مرحوم امانت و دیانت کا پیکر تھے۔ نہایت متقی پرہیزگار۔ بے حد خلیق اور صاف باطن بزرگ تھے۔ جوانی ہی سے تہجد کی نماز کے پابند تھے۔ حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ اعلیٰ اخلاق رکھنے کی وجہ سے حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔

حضرت والد مرحوم منشی غلام قادر صاحب پٹھانکوٹی نے جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیعت ۱۹۲۳ء میں کی تو برادرم عارف صاحب نے بھی بشرح صدر احمدیت قبول کی اور پھر اخلاص میں روز بروز ترقی کرتے گئے

پہلے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب لاہور میں ملازم ہوئے۔ پھر فوڈ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب میں اکاؤنٹس آفیسر کی حیثیت سے منتقل ہوئے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے ملازمت میں اپنے مفوضہ کام کو نہایت محنت اور دیانت داری سے انجام دیتے رہے جس کی وجہ سے ہر جگہ افسران کی بہت عزت کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آپ کو بعض دفعہ جماعتی حسابات کے سلسلہ میں بھی کام تفویض فرمایا کرتے تھے۔ جنہیں خوبی سے انجام دے کر حضور کی خوشنودی حاصل ہوتی رہی۔ سالہا سال تک جماعت احمدیہ حلقہ گڑھی شاہو لاہور کے صدر اور روح رواں رہے مسجد دارالذکر کی تعمیر سے پہلے ان کا مکان ہی مرکز نماز تھا۔ مسجد دارالذکر کمیٹی کے پہلے سیکرٹری تھے۔ اور اس حیثیت میں انہیں جماعتی خدمات کی سعادت بھی حاصل ہوئی ریٹائرمنٹ کے بعد امپیریل الکوحل کمپنی کے صدر دفتر میں چیف اکاؤنٹس آفیسر کی حیثیت سے لمبے عرصہ تک کام کرتے رہے۔ ۱۹۷۸ء میں کمپنی کے کام کے سلسلہ میں راولپنڈی میں دورہ پر تھے کہ یکلخت فالج کا حملہ ہوا پھر ۲ سال تک اسی بیماری کے سبب صاحب فراش رہے طویل علالت کے ایام بہت صبر و تحمل سے گزارے اور اسی بیماری میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اللھم اغفرلہ وادخلہ فی جنت النعیم۔ پسماندگان میں ایک بیٹا۔ ایک پوتی اور تین بیٹیاں اور ان کی اولاد ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے (عبدالجلیل عشرت ۸/۶ سیور روڈ، انکم ٹیکس آفیسرز کالونی راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

دعاؤں اور اس کے نتیجہ میں سچی خوابوں کی کثرت کے نتیجہ میں خدا نے اُن کو عزت بخشی

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

جس طرح تاریخ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان جیسا فرزند عظیم روز روز پیدا نہیں کرتی۔ اسی طرح محترم چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ جیسے وجود بھی روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

آج سے بیالیس سال پہلے ۱۶ مئی ۱۹۳۸ء کو حضرت حسین بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم وفات پا گئیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت ہی قابلِ قدر اور پُر عظمت وجود تھیں۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جیسے وجود کو جنم دیا اور ان کی تربیت کی بلکہ اپنی ذات میں وہ ایسی نیکی، بزرگی اور تقویٰ و طہارت کی حامل تھیں کہ ان کی شہرت اور ذکرِ خیر کے لئے ان کے بیٹے یا خاوند کے ذکر کی ضرورت نہیں رہتی۔ مرحومہ تاریخ عالم کے اُن چند خوش قسمت وجودوں میں سے ہیں جن کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی توفیق ملی اور اپنے خاوند سے پہلے بیعت کی۔ ان کے خاوند بھی تحقیق کر رہے تھے مگر اپنی بیوی کو یہ ہدایت کی تھی کہ بیعت ابھی نہ کرنا مگر اس بلند پایہ خاتون پر جب حق پوری طرح کھل گیا تو انہوں نے کسی بھی قسم کا توقف نہ کیا اور نہ ہی اپنے خاوند کی ناراضگی کو خاطر میں لائیں اور فوراً بیعت کر کے گھر واپس گئیں اور جب ان کے خاوند نے کسی قدر اظہارِ ناراضگی کیا تو پورے ایمانی جوش سے فرمایا،

"یہ ایمان کا معاملہ ہے اس میں آپ کی خفگی مجھ پر کوئی اثر نہیں کر سکتی اگر یہ امر آپ کو ناگوار ہے تو آپ جو چاہیں فیصلہ کر دیں جس خدا نے اب تک میری حفاظت اور پرورش کا سامان کیا ہے وہ آئندہ بھی کرے گا۔"

آپ کی اسی جرأت اور شبانہ روز دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ آپ کے خاوند نے بھی احمدیت قبول کی اور پھر خلافتِ ثانیہ کے دور میں خود کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا اور نہایت اخلاص اور فدائیت سے احمدیت کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ سے محبت

محترم چوہدری صاحب اپنی نہایت خوبصورت، دلچسپ اور ایمان افروز کتاب "میری والدہ" میں اپنی والدہ کے کردار کے ایک نہایت اہم پہلو کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "میں نے والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کی کہ ہم تو لوگوں سے احمدیت کے متعلق لمبی لمبی بحثیں کرتے ہیں لیکن بہت کم کسی پر اثر ہوتا ہے۔ برعکس اس کے آپ کے ساتھ دو چار دفعہ بھی جو عورت مل لیتی ہے ضرور متاثر ہوتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا، "بیٹا میں کوئی پڑھی لکھی عورت نہیں ہوں اور کوئی علم میں نے حاصل نہیں کیا۔ بس اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہوں اور اس سے محبت کرتی ہوں۔ میں نے خیال کیا کہ سارے علوم کا نچوڑ تو یہی ہے۔

محترم چوہدری صاحب کی اس کتاب کے متعدد ایڈیشن متعدد ناشروں اور اداروں نے چھاپے ہیں اور حال ہی میں یہ کتاب مکتبہ عرفان لاہور۔ ربوہ نے بھی شائع کی ہے اس کی قیمت ۳/۷۵ روپے۔

حضورؓ کے تعریفی کلمات

حضرت حسین بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا ان قابل اور تاریخی وجودوں میں بھی شامل ہیں جن کو یہ فخر بھی حاصل ہوا کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات پر اپنے دستِ مبارک سے ایک طویل مضمون رقم فرمایا۔ اس مضمون میں حضور نے فرمایا،

"عزیزم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کی وفات کی خبر آئی ہے اور افسوس کہ اس وقت میں مرکز سے بہت دور ہوں اور آسانی سے میرا وہاں پہنچنا اور جنازہ میں شامل ہونا مشکل نظر آ رہا ہے جس کا مجھے سخت افسوس ہے۔ میں نے ابھی خبر سنتے ہی موٹر میں ایک آدمی کو میر پور خاص بھجوا دیا ہے کہ فون کر کے دریافت کرے کہ کیا میرا وقت پر پہنچنا ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ایسا ہو سکا تو میری یہ خواہش کہ میں ان کا جنازہ پڑھا کر انہیں دفن کر سکوں، پوری ہو جائے گی ورنہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے سرِ تسلیم خم ہے۔

مرحومہ کا اخلاص

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرحومہ کے خاوند چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم ایک نہایت مخلص اور قابلِ قدر احمدی تھے اور انہوں نے سب سے پہلے میری آواز پر لبیک کہی اور اپنی زندگی وقف کی اور قادیان آ کر میرا ہاتھ بٹانے لگے۔ اس لئے ان کے تعلق کی بناء پر ان کی اہلیہ کا مجھ پر اور میری وساطت سے جماعت پر ایک حق تھا۔ پھر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جنہوں نے اپنی عمر کی ابتدا سے ہی رشد و سعادت کے جوہر دکھائے ہیں اور شروع ایامِ خلافت سے ہی اپنی محبت اور اخلاص کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں، مرحومہ ان کی والدہ تھیں اور اس تعلق کی بناء پر بھی ان کا مجھ پر حق تھا لیکن باوجود اس کے کہ اکثر عورتوں کا تعلق طفیلی ہوتا ہے یعنی اپنے باپ یا بھائی یا بیٹے کے سبب سے ہوتا ہے۔ مرحومہ ان مستثنیٰ عورتوں میں سے تھیں جن کا تعلق براہِ راست اور بلا کسی واسطہ کے ہوتا ہے۔ وہ اپنے مرحوم خاوند سے پہلے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ ان سے پہلے انہوں نے بیعت خلافت کی اور ہمیشہ غیرت و حمیت کا ثبوت دیا۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا، غرباء کی امداد کا خیال رکھنا ان کا خاص امتیاز تھا۔

دعاؤں کی کثرت اور اس کے نتیجہ میں سچی خوابوں کی کثرت سے خدا تعالیٰ نے ان کو عزت بخشی تھی۔ انہوں نے خوابوں سے احمدیت قبول کی اور خوابوں سے خلافتِ ثانیہ کی بیعت کی۔

مرحومہ کی وائسرائے ہند سے گفتگو

مجھے ان کا یہ واقعہ نہیں بھول سکتا جو بہت سے مردوں کے لئے بھی نصیحت کا موجب بن سکتا ہے کہ گزشتہ ایام میں ۔۔۔۔ ایک (مخالف) نے عزیزم میاں شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے حملہ کیا تھا۔ جب انہیں حالات کا علم ہوا تو انہیں سخت تکلیف ہوئی۔ بار بار چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے کہتی تھیں۔ ظفر اللہ خان میرے دل کو کچھ ہوتا ہے۔ اماں جانؓ (والدہ حضرت مرزا شریف احمدؓ) کا دل تو بہت کمزور ہے۔ ان کا کیا حال ہوگا۔ کچھ دنوں بعد چوہدری صاحب گھر میں داخل ہوئے تو انہیں معلوم ہوا کہ مرحومہ اپنے آپ سے کچھ باتیں کر رہی ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ بے بے جی کیا بات ہے تو مرحومہ نے جواب دیا کہ میں وائسرائے سے باتیں کر رہی تھی۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ آپ سچ مچ ہی کیوں باتیں نہیں کر لیتیں۔ انہوں نے کہا کیا اس کا انتظام ہو سکتا ہے؟ چوہدری صاحب نے کہا کہ ہاں ہو سکتا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ بہت اچھا پھر انتظام کرو۔ قرآنی تعلیم کے مطابق ان کی عمر میں تو وہ پردہ تھا ہی نہیں جو جوان عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔ وہ وائسرائے سے ملیں اور چوہدری صاحب ترجمان بنے۔ لیڈی ولنگڈن بھی پاس تھیں۔ چوہدری صاحب نے صاف کہہ دیا کہ میں کچھ نہیں کہوں گا، جو کہنا ہو خود کہنا۔ چنانچہ مرحومہ نے لارڈ ولنگڈن سے نہایت جوش سے کہا کہ میں گاؤں کی رہنے والی عورت ہوں میں نہ انگریزوں کو جانتی ہوں اور نہ ہی ان کی حکومت کے امراء کو ۔۔۔۔ لیکن

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۱۴ ستمبر تا ۱۸ ستمبر ۱۹۷۹ء میں تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم منشی محمد یوسف صاحب یو پی ایل	۷۹ء۳۸ روپے
مکرمہ نرگس صاحبہ معرفت مکرم عطاء الٰہی صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات	۱۰ء۰۰ ”
” محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالعزیز صاحب کوٹ دیال داس ضلع شیخوپورہ	۲۹۰ء۰۰ ”
مکرم خان محمد صاحب کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ	۱۰ء۰۰ ”
” عبدالسلام صاحب میر اعظم کا آزاد کشمیر	۱۰ء۰۰ ”
مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ ” ”	۱۵ء۰۰ ”
” حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ احتشام الحق صاحب ” ”	۱۷ء۰۰ ”
مکرم منظور احمد صاحب ” ”	۲۵ء۰۰ ”
” نذر الاسلام صاحب ” ”	۱۰ء۰۰ ”
” عبیدالسلام صاحب منجانب عبدالسلام صاحب ” ”	۲۰ء۰۰ ”
” ظفر اقبال خان صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۱۵ء۰۰ ”
” محمد جمیل صاحب سکھیکی ضلع گوجرانوالہ	۲۰ء۰۰ ”
” ثاقب صاحب زیدہ کی لاہور	۵۰ء۰۰ ”
” خواجہ محمد شریف صاحب احمدیہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ	۲۵ء۰۰ ”
” منور احمد صاحب ” ”	۲۵ء۰۰ ”
” میاں عبدالحکیم صاحب گنج مغلپورہ لاہور	۵۰ء۰۰ ”
” شیران انجینئرنگ لاہور	۳۸ء۲۵ ”
مکرمہ عصمت صاحبہ بنت عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ	۲۰ء۰۰ ”
مکرم محمود احمد صاحب ٹیکسلا	۲۰ء۰۰ ”
” سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان	۱۷۵ء۰۰ ”

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ ۱۸ر اپریل ۱۹۸۰ء کو علی پور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کھیوں والا نزد قادیان ضلع گورداسپور (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ بہت نیک، صالح، متقی، سلسلہ کے کاموں میں شوق سے حصہ لینے والے خادمِ دین، نہایت ملنسار، بے نفس، جذبۂ خدمت سے سرشار اور کم گو تھے۔ لمبے عرصہ سے باقاعدہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کرتے چلے آئے تھے۔ نمازوں کا باقاعدگی سے التزام فرماتے۔ یہاں تک کہ عرصہ دراز تک بیماری کی حالت میں بھی کبھی نماز قضا نہیں کی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی اندوہناک وفات سے جماعت احمدیہ علی پور ایک مثالی ممتاز اور بے لوث خادم سے محروم ہو گئی ہے۔

مرحوم امیر جماعت احمدیہ علی پور کے حقیقی بھتیجے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوی کے علاوہ چار لڑکے اور ایک لڑکی یادگار کے طور پر چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نسیم احمد معرفت مکرم رشید احمد صاحب طارق ناظم انصار اللہ ضلع مظفر گڑھ)

(۳) خاکسار کے بڑے بھائی مکرم شرف الدین صاحب کو کافی عرصہ سے بلڈ پریشر کی تکلیف ہے نیز میری والدہ صاحبہ کی صحت بھی خراب رہتی ہے اور خاکسار کو بھی کچھ کاروباری پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسلم ٹمبر مرچنٹ ریلوے روڈ ربوہ)

عارضی وقف کیوں ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے۔ زیادہ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ [illegible] سا لگ گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے۔ حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیئے یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے ہی میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی ہیں جماعت کو اس سے بڑا فائدہ ہے۔ اس کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے اور امراء اضلاع کو اسے بڑی اہمیت دینی چاہیئے اور پورا زور لگا کر دوستوں کو اس کام کے لئے تیار کرنا چاہیئے اس میں جبر نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنا مال ہی نہیں دیا کہ وہ اس میں حصہ لینے کی توفیق رکھتا ہو اسے مجبور نہیں کرنا چاہیئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں ہزاروں دوست ایسے ہیں کہ اگر ان کی نیتیں درست ہوں اور ان کے دل میں خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اوقات پیش کرنے کا شوق ہو تو وہ آگے آجائیں گے اور بڑا کام ہو جائے گا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۴، ۱۵)

لہذا احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقف عارضی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک روحانی اور جسمانی فوائد کے مورد بنیں فارم وقف عارضی اپنے علاقے کے مربی یا براہ راست دفتر ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ کو اس میں آگے آنے کی زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ موسمِ گرما کی تعطیلات میں [illegible] دن یا زیادہ خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے آپ اپنے آقا کے ارشاد کو عملی جامہ پہنائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

آل ربوہ والی بال (سمیشنگ) ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام آل ربوہ والی بال (سمیشنگ) ٹورنامنٹ مورخہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ مئی منعقد ہو رہا ہے۔ یہ ٹورنامنٹ ناصر گراؤنڈ (رحمت غربی) میں ہوگا۔ اس ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے مندرجہ ذیل کلبوں کے نام آچکے ہیں۔

(۱) ناصر کلب (۲) محمود کلب (۳) فاروق کلب (۴) خالد کلب (۵) داؤد کلب

باقی کلبوں سے درخواست ہے کہ اپنے نام جلد از جلد خاکسار تک پہنچا دیں نیز خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ گراؤنڈ میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(احمد سعید جبرائیل ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم شیخ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب (اقبال کلینک دیپالپور چوک اوکاڑہ) کا ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ہرنیا کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کی خدمت میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(حافظ محمد صدیق مربی سلسلہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ)

(۲) احباب میری ذاتی مشکلات اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بک سٹال لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴۳)

مکرم	ڈاکٹر ایم ایم قریشی صاحب	نیلا گنبد لاہور	۱۰،۰۰	روپے
"	شیخ سعید احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	سلیم احمد خان صاحب	فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور	۴۰،۰۰	"
"	عبدالقدیر خان صاحب	" "	۱۰،۰۰	"
"	چوہدری محمد شریف "	" "	۱۰،۰۰	"
"	عبدالرحمن صاحب	" "	۱۰،۰۰	"
"	شوکت قدیر صاحب	" "	۱۰،۰۰	"
"	وسیم احمد خان صاحب	" "	۱۰،۰۰	"
"	عبداللطیف انور صاحب	ٹاؤن شپ لاہور	۲۵،۰۰	"
مکرمہ	بیگم ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰،۰۰	"
مکرم	ملک بشیر احمد صاحب	" "	۱۰،۰۰	"
مکرمہ	والدہ سید ارشاد علی صاحب	" "	۲۰،۰۰	"
مکرم	ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب	" "	۵۰،۰۰	"
"	چوہدری عبدالوحید خان صاحب	" "	۲۰،۰۰	"
مکرمہ	اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب	" "	۵۰،۰۰	"
مکرم	آغا نصیر احمد صاحب	" "	۵۰،۰۰	"
"	ملک فضل الرحمن صاحب مرحوم	" "	۱۰۰،۰۰	"
"	چوہدری فیض اسلم صاحب	" "	۲۰،۰۰	"
"	شیخ عبدالحمید صاحب مزنگ	" "	۱۰۰،۰۰	"
"	محمد افضل چیمہ "	" "	۱۰،۰۰	"
مکرمہ	اہلیہ ملک ظہیر احمد صاحب	رحمان پورہ لاہور	۱۰،۰۰	"
مکرم	غلام نبی صاحب اعوان	"	۱۰،۰۰	"
"	ابراہیم خان نصر اللہ صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	امتیاز احمد صاحب	سمن آباد لاہور	۱۰،۰۰	"
"	خلیفہ وسیم الدین صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	حاجی محمود الٰہی صاحب	"	۱۱،۰۰	"
"	میاں نذیر احمد صاحب	دارالذکر لاہور	۲۰،۰۰	"
"	ملک محمود احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	رانا عبدالرؤف صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	شیخ ریاض محمود صاحب	"	۵۰،۰۰	"
"	" اثمار احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	" رفیق احمد صاحب	"	۲۰،۰۰	"
"	لطف المنان خان صاحب	"	۵۰،۰۰	"
	طلحہ منان	"	۲۰،۰۰	"
"	حارث منان	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ	عالیہ منان "	"	۱۰،۰۰	"
"	رفیدہ منان	"	۱۰،۰۰	"
مکرم	شیخ احمد علی صاحب	"	۲۰،۰۰	"
"	محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح نبوی منجانب ذکیہ بیگم صا		۳۰،۰۰	"
"	حفیظ الرحمن صاحب سکرنڈ ضلع نوابشاہ		۱،۰۰	"
"	محمد اسلم صاحب واہ کینٹ		۲۰،۰۰	"
مکرمہ	بیگم میجر عبدالحفیظ صاحب	واہ کینٹ	۲۵،۰۰	"
مکرم	عزیز الحق صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	ملک برکت علی صاحب مرحوم	"	۱۰۰،۰۰	"
مکرمہ	بیگم میجر عبدالحفیظ صاحب	"	۵۰،۰۰	

مکرمہ	سلیمہ ڈار صاحبہ	کوئٹہ	۱۰،۰۰	روپے
مکرم	عبدالشکور بشارت صاحب پشین کوئٹہ		۱۵،۰۰	"
"	ملک جاوید احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
"	عبدالرؤف صاحب لودھی	"	۱۵،۰۰	"
مکرمہ	اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ ملک لال خان صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرم	ملک منور احمد صاحب	"	۵۰،۰۰	"
مکرمہ	ذکیہ بیگم صاحبہ	"	۱۰،۰۰	"
"	سیکرٹری مال جماعت اسلام آباد		۱۳۷،۵۰	"
"	روبینہ کوکب سرگودھا شہر		۱۰،۰۰	"
"	شگفتہ شاہین صاحبہ	" "	۲۰،۰۰	"
"	عائشہ صدیقہ "	" "	۳۰،۰۰	"
"	اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب "	"	۱۰،۰۰	"
"	سکینہ بیگم اہلیہ عبدالرحیم صاحب مرحوم سرگودھا		۱۰۰،۰۰	"
"	عزیزہ بیگم صاحبہ	سرگودھا شہر (باقی)	۲۰،۰۰	"

بقیہ صفحہ ۵

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

اب جو کچھ جماعت سے خصوصاً قادیان میں سلوک ہو رہا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دعا تو میں اب بھی کرتی ہوں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم ہے ۔ لیکن اب دعا دل سے نہیں نکلتی کیونکہ میرا دل خوش نہیں ہے آخر ہم لوگوں نے کیا کیا ہے کہ اس رنگ میں ہمیں تکلیف دی جاتی ہے ۔

چوہدری صاحب نے لارڈ ولنگڈن سے کہا کہ میں صرف ترجمان ہوں ۔ میں وہی کہہ رہا ہوں گا جو میری والدہ کہتی ہیں آگے آپ انہیں خود جواب دے دیں اور ان کی بات لارڈ ولنگڈن کو پہنچا دی ۔ اس سیدھے سادے اور باغیرت کلام کا اثر لیڈی ولنگڈن پر تو اس قدر ہوا کہ اٹھ کر مرحومہ کے پاس آ بیٹھیں اور تسلی دینی شروع کی ۔ اور اپنے خاوند سے کہا کہ یہ معاملہ ایسا ہے جس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے ۔

کتنے مرد ہیں جو اس دلیری سے سلسلہ کے لئے اپنی غیرت کا اظہار کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی روح کو قبولیت کے ہاتھوں میں لے لے اور اپنے فضلوں کا وارث کرے ۔ آمین ۔"

(الفضل ۲۲ ؍ مئی ۱۹۳۸ء)

(مرتبہ یوسف سہیل شوق ربوہ)

عدالت جناب فخر حیات

سول جج درجہ اول خانیوال

باختیارات گارڈین جج خانیوال مقدمہ نمبر ۵۰ بابت سال ۱۹۷۹ء

ڈاکٹر بشیر احمد بنام ارشاد بیگم

درخواست زیر دفعہ ۲۵ ضابطہ گارڈین

بنام :- ارشاد بیگم زوجہ ڈاکٹر بشیر احمد دختر عبدالخالق قوم جٹ ساکنہ دارالعلوم شرقی نزد ڈگری کالج ربوہ ضلع جھنگ ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہا کی تعمیل آسان طریقہ سے ہونا محال ہے اور مدعا علیہا تعمیل سے گریز کرتی ہے ۔ لہٰذا اس کو بذریعہ مشتہرہ اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۵/۵/۸۰ بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح عدالت ہذا حاضر ہو کر جواب پیش کرے ۔ ورنہ کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی ۔

آج بتاریخ ۱۰ ؍ مئی ۱۹۸۰ء بدستخط میرے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیان کرام توجہ فرمائیں

ایک ضروری وضاحت

بعض موصی احباب اپنی جائیداد کی تشخیص مکمل کروانے کے بعد بھی اپنے ذمہ حصہ جائیداد کی واجب الادا رقم کی وصولی یا بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کے لئے نظامت تشخیص جائیداد موصیان کو لکھ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ ہر موصی کی تشخیص جائیداد کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد مسل دفتر وصیت میں بھیج دی جاتی ہے۔ صیغہ ہذا کے سپرد صرف موصی احباب کی جائیداد کی تشخیص کا کام ہے۔ موصی کی جائیداد کی تشخیص مکمل ہونے پر پوری ادائیگی کے بعد کلیئرنس سرٹیفکیٹ جاری کرنا وصولی آمد اور بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کا کام دفتر بہشتی مقبرہ کے سپرد ہے۔ لہذا تشخیص جائیداد کے علاوہ دیگر جملہ امور کے بارے میں تمام موصی احباب مکرم سیکرٹری صاحب دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ سے خط و کتابت فرمایا کریں۔ سوائے امور متعلقہ تشخیص جائیداد کے دیگر امور کے بارہ میں اگر صیغہ ہذا کو کوئی خط آئے گا تو وہ سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو بھجوا دیا جائے گا۔ اور وہی اس کا جواب دیں گے۔ مگر اس طرح تاخیر ہونے کا امکان ہے۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصولی کی مہم ازراہ کرم جاری رکھی جائے اور جمع شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ ارسال مرکز کر دی جائیں۔

اگلے سال کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک چودہ ماہ کا تیار کیا جائے۔ مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے۔ اور وصول شدہ رقوم زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون کو ۱۱ بجے دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ کرا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا جان چوہدری ناصر احمد صاحب ابن چوہدری غلام رسول صاحب آف موہلنکے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کو دشمنوں نے ۴ مئی ۱۹۸۰ء کو بوقت ساڑھے چار بجے سہ پہر قتل کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت ہی اعلیٰ خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے۔ بہت ہی ذہین فدائی خادم، تقویٰ شعاری میں نمایاں مقام رکھنے والے، پنجگانہ نمازوں کا باقاعدگی سے التزام کرنے والے بہادر اور نڈر خادم تھے۔

آج کل اپنی مجلس کے قائد کے عہدہ پر بڑی ہی جانفشانی اور محنت سے کام کر رہے تھے۔ ساری عمر ہی سخت محنت اور کاوش سے کام کرنے میں گزاری۔ کسی کام کو شروع کر کے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ان کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ہر چھوٹے سے پیار و محبت کرنا اور بزرگوں کی عزت کرنا ان کا شیوہ تھا۔ جماعت کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہنا اور فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کے تحت نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنا ان کا مشغلہ تھا۔ جب کبھی کسی مجلس میں حاضر نہ ہوتے۔ بڑی ہی کمی محسوس کی جاتی۔ مرحوم بہت ہی اعلیٰ اوصاف اور اخلاقِ حمیدہ کے مالک تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور تین بچے چھوڑے ہیں۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بچوں کا خود کفیل ہو۔ اور ان کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور تمام عزیزان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین اللّٰھم آمین

ہدایت اللہ ناصر چٹھہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

تحقیقی مقالہ

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور بتاریخ ۱۸ مئی بروز اتوار ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ کے ہال میں

لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ

کے موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش فرمائیں گے۔ احباب کرام سے شرکت کی درخواست ہے۔ الامین للجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

کاروبار بغیر سرمائے کے

اگر آپ تعلیم یافتہ نوجوان اور پرکشش شخصیت کے مالک ہیں اور کاروباری لائن کا تجربہ تعلیم یا اس سے دلچسپی رکھتے ہیں تو آپ کو بغیر سرمایہ کاری کے اعلیٰ کاروبار یا کاروباری ملازمت کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اپنے مفصل کوائف سمیت ملیں یا لکھیں۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم۔ پی۔ فاضل عربی، ایم۔ اے سیاسیات، ایل ایل بی۔ انچارج: کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ربوہ

فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

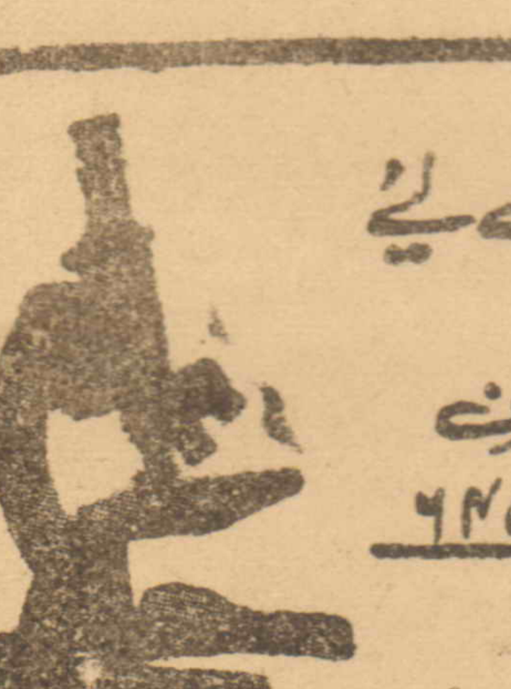

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

فوری فروخت کے لئے موجود ہے

۱۔ ایئر کنڈیشنر ۱½ ٹن فلکو بالکل نیا

۲۔ ریفریجریٹر ۱۶ کیوبک فٹ۔ ڈبل ڈور 65 K مارابل کیلوینیٹر

خواہشمند احباب ہم سے رابطہ قائم کریں۔

مومن اسٹیٹس گول بازار ربوہ

شاہی طبیب

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

اب

حکیم عبدالحمید رجسٹرڈ درجہ اول کے زیر نگرانی کام کرتا ہے۔

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

ربوہ فون نمبر ۶۲۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴ ۵۲۵